

ذکر حسن بعلوی

عَلَيْهِ السَّلَام



تصنیف

اقبال احمد اختر قادری

رَضَاكَ كَيْفَ يَمِي
رَجْسِي لِي لَاهُو

ذکر حسن بریلوی

(کتابی)



تصنیف

اقبال احمد از القادری

صَلِّ عَلَى كَيْسِي
رَجْسِي لَاهِي

سلسلہ مطبوعات نمبر ۷۷

ذکر حسن بریلوی علیہ الرحمۃ	_____	نام کتاب
اقبال احمد اختر القادری	_____	تصنیف
محمد افسر خان القادری	_____	صحیح
رضا اکیڈمی رجسٹرڈ لاہور	_____	ناشر
ایم یو کمپوزنگ سنٹر	_____	کمپوزنگ
ہجویری مارکیٹ 115 میٹرو روڈ لاہور	_____	مطبع
احمد سجاد آرٹ پریس موہنی روڈ لاہور	_____	ہدیہ
دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی لاہور	_____	

☆ عطیات بھیجئے کیلئے ☆

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر 38 / 938 حبیب بینک
وسن پورہ برانچ لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات — روپے کے ٹکٹ ارسال کریں

☆ ملنے کا پتہ ☆

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ مسجد رضا محبوب روڈ چاہ میراں، لاہور پاکستان

کوڈ نمبر 54900 فون نمبر 7650440

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ وَرَّخَ مُؤْمِنًا فَكَانَ مَآ أَحْيَاهُ (الحديث) تذکرہ جلیلہ

ترجمہ : جس نے مومن کی تاریخ لکھی (یعنی حالات قلمند) کیئے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے اسے زندہ کر دیا۔

جناب اقبال احمد اختر القادری صاحب نے یہ فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھائی کے حالات تحریر کر کے گویا احیائے حسن رضا کر دیا۔

نیز موصوف نے آپ کے بارے میں مختلف حضرات کے تاثرات بھی نقل کئے ہیں جس سے صاحب تذکرہ کی شخصیت واضح طور پر متعارف ہو جاتی ہے اللہ جل جلالہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے

نیز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تعارف کے ساتھ ساتھ آپ کے علمی متعلقین کا تذکرہ بھی از حد ضروری امر تھا۔ جبکہ مولانا حسن رضا رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے بڑے بھائی ہیں اور عالم دین عاشق رسول شاعرانہ مزاج کے مالک ہیں جیسا کہ آئندہ سطور میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے بحمد اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کے فریضہ کو سرانجام دینے کی سعادت رضا اکیڈمی کو حاصل ہو رہی ہے قارئین حضرات کو دعا اور تعاون سے کسی بھی وقت غفلت اختیار نہیں کرنی چاہیے۔

محترم حاجی مقبول احمد ضیائی صاحب

انتہائی لگن سے اس کام حسن میں رات دن مشغول رہتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اگر معاونین خلفاء پر خلوص ملتے رہے تو یہ کام تا دیر جاری رہے گا اللہ تعالیٰ مکمل طور پر ترقی عطا فرمائے۔

محمد یسین قادری شطاری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۸ جنوری ۱۹۹۴ء ۲۶ شعبان ۱۴۱۴ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

تقدیم

علامہ محمد عبدالوہاب القادری الرضوی

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم علماء دین و اساطین اسلام کے تذکروں کا مطالعہ کریں، اللہ کے محبوب بندوں کا ذکر ان کی محبت سے ناشی ہے اور اللہ کے محبوب بندوں کی محبت کی علامت ہے اور محبت محبوب تک لے جانے کی مضبوط راہ ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے ارشاد ہوا کہ صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔۔۔۔۔ چنانچہ صادقین، صالحین، عارفین کی معرفت لازم اور ضرور، جس کے لئے ان کے تذکروں کا مطالعہ لازم۔۔۔۔۔

عالم اسلام کی فقید المثال ہستی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا بلجانا ماونا مرشدنا امام احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر تقریباً نصف صدی گزری، ان کی دینی، ملی اور علمی خدمات سے زمانہ ناواقف تھا۔۔۔۔۔ پھر لاہور کی مرکزی مجلس رضا نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عالم کو روشناس کرانا شروع کیا۔۔۔۔۔ پھر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا قائم ہوا تو انہوں نے پیغام رضا کو نئے انداز سے بین الاقوامی سطح پر پھیلایا اور برابر اسی میں لگے ہوئے ہیں اور لائق

صد مبارکباد ہیں۔۔۔۔۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب طال اللہ عمرہ،
 اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خزانہ العرفان و مخزن ایمان کے
 اعمول ہیرے نکالتے اور پھیلاتے ہی چلے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ فجز اکم اللہ
 احسن الجزا فی الدنيا والاخرہ۔۔۔۔۔ اور لائق صد بوسہ نگاری ہیں وہ قلم
 رجال عظیم الجلال حضرت مولانا محمد اقبال احمد اختر القادری، صاحب کمال طال العمروہ
 جن کی تحریر و پذیر شہد کی طرح شیریں اور مفید تر مال شفاء الناس، انداز بیاں، سکھ کا
 نشان، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔۔۔۔۔ موصوف سلمہ نے حضرت مولانا استاز
 زمانہ علامہ نگانہ حضرت حسن رضا خان علیہ الرحمہ جن کا تفصیلی ذکر کسی رسالہ میں
 نہیں البتہ اجمالا اور مختصراً جرائد اور رسائل میں مسطور۔۔۔۔۔ موصوف طال اللہ
 عرہ نے ان بکھرے موتیوں کو یکجا فرمایا اور مالا بنا دیا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ان کی
 سعی مسعود کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے
 آمین۔۔۔۔۔

وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد و آلہ و
 اصحابہ و بارک وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سگ بارگاہ رضا

ابو الرضا محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

۹ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

۲۳ دسمبر ۱۹۹۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

ذکر حسن بریلوی علیہ الرحمۃ

حضرت استاذ من مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی قدس سرہ ۲۳ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ یکم اکتوبر ۱۸۵۹ء میں بھارت کے شہر علم و فن بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔۔۔۔۔ آپ کے والد ماجد صاحب حضرت علامہ نقی علی خاں بریلوی اور برادر اکبر حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہم وقت کے جلیل القدر عالم، عارف کامل اور صاحب تصنیف کثیرہ تھے۔۔۔۔۔ آپ کا خاندان علم و فضل اور زہد و تقویٰ کی دولت سے مالا مال تھا۔۔۔۔۔ آپ کے خاندان کو شعرو ادب خصوصاً نعت گوئی سے فطری تعلق تھا۔۔۔۔۔ حضرت حسن بریلوی کو بھی شعرو شاعری کا شوق ابتدائی عمر ہی سے تھا۔۔۔۔۔

آپ نے خاندانی روایات کے مطابق سب سے پہلے علوم دینیہ کی جانب توجہ دی۔۔۔۔۔ اور والد ماجد حضرت علامہ نقی علی خاں بریلوی اور برادر اکبر حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہم سے علوم دینیہ کی تکمیل کی۔۔۔۔۔ شاعری کا شوق تو تھا ہی جب سن شعور کو پہنچے تو فصیح الملک مرزا داغ دہلوی کی شاگردی میں رہ کر اس ذوق کی تکمیل کی۔۔۔۔۔ شروع شروع میں آپ نے

غزل ——— مثنوی ——— رباعی ——— تاریخ ——— قصائد و مناقب
 غرض ہر صنف میں طبع آزمائی کی ——— غزل گوئی میں آپ نے مرزا داغ
 دہلوی کی صحبت سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور بہت جلد اس میں اپنا ایک مقام پیدا کر
 لیا۔۔۔۔۔ آپ کے استاد داغ دہلوی کو آپ سے خاص انس تھا وہ پیار میں آپ
 کو ”پیارے شاگرد“ کہہ کر پکارتے تھے۔۔۔۔۔ چنانچہ حسن بریلوی ایک جگہ
 فرماتے ہیں۔۔۔۔۔

پیارے شاگرد تھا لقب اپنا

کس سے اس پیار کا مزا کہتے؟

غزلوں پر مشتمل آپ کا دیوان شرفصاحت ۱۹۰۱ء میں مطبع اہلسنت بریلی سے
 شائع ہوا۔۔۔۔۔

جس زمانے میں حضرت حسن بریلوی نے شاعری میں قدم رکھا۔۔۔۔۔ اس
 زمانے میں ہر دل عزیز اور مقبول صنف شاعری ”غزل“ اورچ ثریا پر تھی۔۔۔۔۔
 چنانچہ حضرت حسن بریلوی نے زمانے کی مروجہ روش کے مطابق شاعری کی ابتداء
 غزل ہی سے کی پھر اپنے برادر گرامی قدر کی صحبت کے فیض سے نعت گوئی کی
 جانب مائل ہوئے گویا بارگاہ رسالت سے لطف و کرم کے سائل ہوئے۔۔۔۔۔

کھیل بگڑا ناؤ ٹوٹی میں چلا

اے مرے والی بچا، فریاد ہے!

حضرت امام احمد رضا نے جب حضرت حسن بریلوی کی صدا سنی تو یوں تسلی

دی

فریاد امتی جو کرے حال زار میں

ممکن نہیں کہ خیرالبشر کو خبر نہ ہو

پھر ۱۳۲۵ھ میں بلاوا آگیا اور آپ اپنے عیال کے ساتھ حج بیت اللہ شریف

اور زیارت درحبیب رضی اللہ عنہما سے مشرف ہوئے، واپس لوٹے تو دنیا بدل چکی تھی

— صرف مدینہ اور تاجدار مدینہ کے ہو کر رہ گئے — یاد مدینہ حسرت
مدینہ اور رفعت و شان مدینہ کو حضرت حسن بریلوی اپنے دل کی زبان سے یوں
بیان کرتے ہیں —

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
سب کہ جنتیں ہیں نثار مدینہ

رگ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خار مدینہ

رہیں ان کے جلوے بس ان کے جلوے
مرا دل بنے یاد گار مدینہ

جدھر دیکھے باغ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگار مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسن افتخار مدینہ

حضرت حسن بریلوی کا شمار نعت گو شعراء کے علاوہ اپنے وقت کے معروف
علمائے دین میں بھی ہوتا ہے آپ نے تبلیغ دین کا فریضہ بھی انجام دیا اور باطل
فرقوں کے خلاف لطم و نثر میں بہت کچھ تحریر کیا — آپ کی تصنیف میں
درج ذیل قابل ذکر و لائق مطالعہ ہیں :

— تزک مرتضوی در اثبات تفضیل شیخین —

۲۔۔۔۔۔ نگارستان لطافت در ذکر میلاد شریف

۳۔۔۔۔۔ اثبات مسئلہ قربانی

۴۔۔۔۔۔ آئینہ قیامت

۵۔۔۔۔۔ دین حسن

۶۔۔۔۔۔ وسائل بخشش

۷۔۔۔۔۔ ذوق نعت (نعتیہ دیوان)

۹۔۔۔۔۔ قد پارسی کلام مجاز فارسی

۱۰۔۔۔۔۔ مصمما حسن بردا بر فتن

۱۱۔۔۔۔۔ رودہ

آپ کے دامن سے وابستہ رہنے والے درج ذیل شعراء کافی مشہور ہیں :

حکیم سید برکت علی نامی۔۔۔۔۔ منشی دوار کا پرشاد حلم بریلوی

حافظ وہاج احمد محشر۔۔۔۔۔ سید محمود علی عاشق

منشی ہدایت یار خان قیس۔۔۔۔۔ منشی اختر حسین اختر

محمد حسین اثر بدایونی۔۔۔۔۔ حکیم سید مسعود غوث فیض

منشی مظہر حسین مظہر۔۔۔۔۔ منشی اعجاز احمد قیصر مراد آبادی و غیرہم

حضرت حسن بریلوی بڑے زمیندار تھے۔۔۔۔۔ معاشی طور پر فارغ البال

تھے۔۔۔۔۔ آپ نہایت ذہین اور ذکی تھے۔۔۔۔۔ طبیعت میں شوخی، شگفتگی اور

زندہ دلی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔۔۔۔ آپ کا خاندان تو علم و فضل، تقویٰ،

پرہیزگاری، حریت پسندی اور ولائے رسول مقبول ﷺ میں مقبول تھا، آپ

کے بڑے بھائی امام وقت حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی بہت بڑے عاشق

رسول تھے اور زمانے کے مجدد تھے۔۔۔۔۔ آپ بھی خدا پرستی اور سرکار مدینہ

سے عشق و محبت و اتباع رسول میں مشہور ہیں۔۔۔۔۔ چنانچہ حضرت امام احمد

رضا فاضل بریلوی کے تلمیذ مولانا منور حسین سیف الاسلام ایک جگہ بیان کرتے

حضرت حسن بریلوی کا ہمیشہ سے یہ مبارک دستور تھا کہ مسجد کے سامنے ایک بڑا مضبوط لکڑی کا موٹا تختہ چار لوہے کے پایوں پر رکھا ہوا تھا یہ عام سڑک تھی اس پر حسن بریلوی تشریف رکھتے تھے۔۔۔۔۔ جب کسی مسافر یا راہ گیر کو غریب یا مجبور سمجھتے تو اس کا حال دریافت کرتے، اس کی امداد فرماتے، غریبوں اور بیواؤں سے کرایہ وصول نہ فرماتے تھے۔۔۔۔۔ نماز ایسے خلوص سے پڑھتے کہ اکثر اوقات ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔۔۔۔۔ جب مسجد سے تمام نمازی چلے جاتے تو آپ بعد میں مسجد سے باہر نکلتے۔۔۔۔۔ اگر کوئی مسافر نظر آتا تو اسے اپنی بڑی بیٹھک میں نہایت آرام سے جگہ دیتے۔۔۔۔۔ بیٹھک میں اچھے خاصے پلنگ بستروں سمیت اور بیٹھنے کے لئے مونڈھے بھی رکھے ہوتے تھے۔۔۔۔۔ نماز اشراق، چاشت اور تہجد کے پابند تھے، یہ خاندان مہمان نوازی اور فیاضی میں بھی مشہور تھا۔۔۔۔۔ حسن بریلوی مہمان کی خاطر مدارت میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے تھے۔۔۔۔۔ مہمان جب ہوتا تو اپنے طرف سے کچھ نقدی بھی اسے پیش کرتے تھے کہ اس رقم کی اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کوئی چیز لیتے جانا۔۔۔۔۔

اس خاندان کی مہمان نوازی آج بھی اسی طرح قائم و دائم ہے کہ ابھی گزشتہ دنوں حضرت صاحبزادہ مولانا وجاہت رسول قادری مدظلہ (صدر، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی) ایک سیمینار میں شرکت کی غرض سے بھارت کے شہر لکھنؤ گئے، وہاں حضرت حسن رضا بریلوی کے بھائی حضرت امام احمد رضا خان

بریلوی کے نبیرہ شیخ الاسلام فقیہ اسلام، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان الازہری مدظلہ بھی مدعو تھے۔۔۔۔۔ جب ان کو پاکستان کے اس مہمان کی اطلاع ہوئی تو وہاں سے اپنے ساتھ بریلی تشریف لے گئے، اپنے دو لٹکدہ پر ٹھہرایا اور خوب مہمان نوازی کی، پھر رخصت پر تقریباً ۳۷ نادر و نایاب کتب کے مسودات (عکسی) تحفہ کے طور پر عنایت فرمائے۔۔۔۔۔

حضرت حسن بریلوی فن تاریخ گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے۔۔۔۔۔ کئی بزرگوں کے مادہ ہائے تاریخ وفات برجستہ نکالے، چنانچہ جب آپ کے استاد مرزا داغ دہلوی کا انتقال ہوا تو تاریخ وفات کسی جس کا مطلع و مقطع مندرجہ ذیل ہے۔۔۔۔۔

گئے جنت کو حضرت استاد
غم فرقت کا حال کیا کہئے
مرگ استاد کی حسن تاریخ
داغ نواب مرزا کہئے

۱۳۲۲ھ

مشہور نعت گو شاعر حضرت محسن کا کوروی کی ”مثنوی شفاعت و نجات“ کی تاریخ یوں کہی۔۔۔۔۔

حسن اپنے محسن کو ہو کچھ ثنا
جو احسان حسن طبیعت کا ہو
شفاعت کا لکھا ہے احوال خوب
بیان کیونکر اس کی فصاحت کا
دعائیہ تاریخ میں نے کہی
یہ اچھا ذریعہ شفاعت کا ہو

اپنی کتاب ”نگارستان لطافت“ کی تاریخ طباعت اس طرح کہی۔۔۔۔۔

یہ چند ورق نعت کے لایا ہے غلام
انعام کچھ اس کا مجھے اے بحر سخا دو
میں کیا کہوں میری ہے یہ حسرت یہ تمنا
میں کیا کہوں مجھ کو یہ صلہ دو وہ صلہ دو
تم آپ میرے دل کی مرادوں سے ہو واقف
خیرات کچھ اپنی مجھے اے بحر عطا دو
ہیں یہ سن تالیف فقیرانہ صدا میں
والی میں تصدق مجھے مدحت کی جزا دو

قطب زماں حضرت شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ کی تاریخ وفات کسی
جس کا مطلع و مقطع یہ ہے۔۔۔۔۔

اجتے کے پیارے میرے سہارے
باہر ہیں بیان سے ان کے مناقب
میں نے کسی یہ تاریخ رحلت
قطب المشائخ اصل مطالب

۱۲۹۶ھ

حضرت حسن بریلوی کو صحافت سے بھی دلچسپی تھی، ان کا ذاتی پریس
تھا۔۔۔۔۔ ان کی نگرانی میں ”ماہنامہ بہار بے خزاں“ اور ہفت روزہ
”روز افزوں“ شائع ہوتے تھے۔۔۔۔۔ آپ کے پریس کا نام مطبع اہلسنت
تھا۔۔۔۔۔

آپ نے ۳ شوال المکرم ۱۳۲۶ھ ر ۹-۱۹۰۸ء میں وصال فرمایا اور بریلی
شریف کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔۔۔۔۔

حضرت حسن بریلوی کو ممتاز اہل علم و دانشور اور شعراء کرام نے خراج

تحسین پیش کیا ہے جس کا ہم مقالہ کے آخر میں ذکر کریں گے۔۔۔۔۔

حضرت حسن بریلوی پر کئی حضرات نے لکھا ہے مگر کوئی خاطر خواہ کام نہ ہو سکا ضرورت تھی کہ حضرت حسن رضا بریلوی پر کوئی فاضل تحقیقی کام شروع کرے تاکہ حضرت حسن بریلوی کی شخصیت نکھر کر سامنے آسکے۔۔۔۔۔ چنانچہ اس سلسلے میں حال ہی میں ایک اہم پیش رفت ہوئی ہے جس کا انکشاف محترم پروفیسر وسیم بریلوی (صدر شعبہ اردو، روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی) نے اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے موقعہ پر ایک ملاقات میں کیا کہ حضرت حسن رضا بریلوی پر روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی سے پروفیسر موصوف کی نگرانی میں ایک فاضلہ درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ (Ph.d) کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ ۱۹۹۲ء کے شروع میں ان کا رجسٹریشن بھی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

”مولانا حسن رضا بریلوی اور ان کی شاعری“

بھارت کے ایک فاضل اسعد بدایونی نے ۱۹۸۵ء میں مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ سے ”داغ دہلوی کے اہم تلامذہ“ کے عنوان پر مقالہ لکھ کر ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔۔۔۔۔ اس میں موصوف مقالہ نگار نے داغ دہلوی کے گیارہ اہم تلامذہ کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے کلام کے نمونے بھی پیش کئے ہیں، اس میں حضرت حسن رضا بریلوی کا ترتیب کے حساب سے تیسرے باب میں بھرپور تذکرہ

الدین رضوی مدظلہ کا مکتوب گرامی محدثہ ۲ مئی ۱۹۹۲ء موصول ہوا۔۔۔۔۔
 موصوف ”استاذ زمن نمبر“ نکالنے کی تیاری کر رہے ہیں۔۔۔۔۔
 پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری (چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ، پاکستان) نے اپنی
 کتاب ”اردو کی نعتیہ شاعری“ میں پروفیسر ڈاکٹر نفیس سندیلوی نے رسالہ ”نگار“
 کے ”داغ نمبر“ میں، مولانا حسرت موہانی نے اپنی تصنیف ”نکات سخن“ میں، اور
 اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی نے اپنی کتاب ”شعر سخن“ میں حضرت حسن
 بریلوی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کے کلام کی خصوصیات پر
 روشنی ڈالی ہے۔۔۔۔۔

تاثرات



حضرت امام احمد رضا بریلوی



مولانا کافی اور حسن میاں کا کلام اول سے آخر تک شریعت کے دائرہ میں
 ہے، ان کو میں نے اصول نعت گوئی بتا دئے ہیں، ان کی طبیعت میں ان کا ایسا رنگ
 رچا کہ کلام ہمیشہ اسی معیار اعتدال پر صادر ہوتا۔۔۔۔۔ جہاں شبہ ہوتا مجھ
 سے دریافت کر لیتے، ہندی نعت گو شعراء میں ان دو کا کلام ایسا ہے۔۔۔۔۔ باقی
 اکثر دیکھا گیا ہے کہ قدم ڈگمگا جاتا ہے۔۔۔۔۔ حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت
 مشکل ہے جس کو لوگ نہایت آسان سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔ اس میں تلوار کی دھار پر
 چلنا ہے۔۔۔۔۔ اگر بڑھتا ہے الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور اگر کمی کرتا تو تنقیص

ہوتی ہے۔۔۔۔۔ (ماہنامہ نعت لاہور، خصوصی نمبر، ”حسن رضا کی نعت“ صفحہ ۳۳)

نواب مرزا داغ دہلوی

حضرت حسن بریلوی نے ایک مرتبہ نواب مرزا داغ دہلوی کو اپنے بھائی
حضرت امام احمد رضا بریلوی کی نعت شریف کا یہ مطلع سنایا۔۔۔۔۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تو نواب دہلوی نے بہت تعریف کی اور اظہار حیرت بھی کیا۔۔۔۔۔ وہ

حضرت حسن بریلوی کی نعتیہ شاعری کی بھی تعریف کرتے تھے اور یہاں تک کہا ہے
کہ

”اگر میں نعتیہ شاعری کرتا تو حسن کو اپنا استاد بناتا“

وہ ان کی بہاریہ شاعری کے بھی مداح تھے۔۔۔۔۔

(ماہنامہ فاران، کراچی شمارہ ستمبر ۱۹۷۳ء، صفحہ ۴۴، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شمارہ

دسمبر ۱۹۹۱ء صفحہ ۵-۸۴)

ماہر القادری

”مولانا احمد رضا خاں کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا بڑے خوش گو شاعر

تھے۔۔۔۔۔ (ماہنامہ فاران، کراچی شمارہ ستمبر ۱۹۷۳ء، صفحہ ۵-۴۴)

راجا رشید محمود

(ایڈیٹر، ماہنامہ نعت لاہور)

”حضرت حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مشہور عالم دین اور بہت بڑے شاعر تھے۔۔۔۔۔ وہ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی اور داغ دہلوی کے چیتے شاگرد تھے۔۔۔۔۔ حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ مالک و مختار ہر عالم رضی اللہ عنہما کے ایک جلیل القدر مدحت نگار ہیں۔۔۔۔۔ وہ ڈوب گرنعت کہتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کے قلب و ذہن پر صاحب اختیار سید والا تبار رضی اللہ عنہما کی عظمت نقش ہے۔۔۔۔۔ حسن رضا بریلوی بڑے پکے اور سچے مومن ہیں اور الفت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت دل کے ساز پر گاتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔

موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام

دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

(ماہنامہ نعت لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء، صفحہ ۳۹، ۳۸)



حزین کاشمیری

”موصوف (حسن بریلوی) زبان و بیان کی ان تمام باریکیوں سے کماحقہ واقف ہیں جو کسی بھی بڑے فن کار کے لئے ضروری ہیں۔۔۔۔۔ آپ کی نعت حسو و زوائد سے پاک ہے۔۔۔۔۔ تناظر جلی و خفی نام کو بھی نہیں۔۔۔۔۔ قافیہ و ردیف کے جملہ رموز سے آگاہ ہیں۔۔۔۔۔ الفاظ کا دروبست مصرعوں کی سادگی اور چستی کے ساتھ ان کے کمال فن کا پتا دیتا ہے۔۔۔۔۔ نہ کہیں جھول نہ ضعف خاتمہ۔۔۔۔۔ سلاست زبان و تذوت ادا کے عناصر پر کہیں دور گہرائیوں

میں چھپے ہوئے جذبات میں گھل مل کر عجب سماں باندھ رہے ہیں جیسے ایک نعت کا یہ مطلع ———

سر صبح سعادت نے گریباں سے نکالا

ظلمت کو ملا عالم امکان سے نکالا

(ماہنامہ نعت، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء، صفحہ ۷-۶)

○ پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

آپ نے نعت گوئی میں علم بیان اور ضائع بدائع کے استعمال کا التزام کیا ہے۔۔۔۔۔ آپ کی نعت میں صنعت تجنیس، صنعت اشتقاق، صنعت تلمیح، صنعت تضاد اور صنعت مراعات النظر کا خوبصورت استعمال ملتا ہے جس نے آپ کے کلام کو چار چاند لگا دئے ہیں۔۔۔۔۔ صنعت تجنیس نام کی مثال ملاحظہ

ہو۔۔۔۔۔

آتا ہے فقیروں پر انہیں پیار کچھ ایسا

خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

دے ڈالئے اپنے لب جاں بخش کا صدقہ

اے چارہ دل، درد حسن کی بھی دوا ہو

(ماہنامہ نعت لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء، صفحہ ۲۸)

○ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

حسن مرحوم نے جس ماحول میں آنکھ کھولی تھی وہاں کی فضاء میں عشق

رسول اور محبت نبی ﷺ کے ایمان پرور نعمات رچے بسے تھے۔۔۔۔۔ جس
برادر گرامی کی صحبت ان کو نصیب ہوئی وہ رسول مکرم ﷺ کے ایسے گدائے
عاشیہ بردوش تھے کہ کیا مجال کہ سوئے ادب تو معاذ اللہ بڑی بات ہے شان رسالت
کے غیر شایان کلمات کے ادائیگی کس کی مجال تھی کہ ان کے حضور میں کر سکے
۔۔۔۔۔ وہ عظیم ہستی جس کے ورد زبان ہمیشہ یہ رہا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں

خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

اس عظیم ہستی نے آداب نعت سے جناب حسن کو واقف کیا اور محبت
رسول میں شائستگی گفتار کے انداز سکھائے۔۔۔۔۔ ظاہر ہے اس استاد کی صحبت
میں کبھی جس کی زبان کی دھوم تمام ہندوستان میں تھی۔۔۔۔۔ جناب حسن کبھی
ان آداب کو نہ بھولے۔۔۔۔۔ زبان کی لذت کے ساتھ شائستگی گفتار اور انداز
بیاں ملاحظہ فرمائیے۔۔۔۔۔

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا

حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستا تیرا

وہ جس کی نظر میں صحرائے مدینہ کا یہ احترام ہو کہ

خار صحرائے نبی پاؤں سے کیا کام تجھے

آمری جان میرے دل میں ہے رستا تیرا

وہ عالم دیوانگی میں بھی ان حدود سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا

(ذوق نعت پر ناقدانہ نظر، مطبوعہ کراچی، صفحہ ۱۱-۱۰)



پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری

چیف ایڈیٹر، اردو ڈکشنری بورڈ، کراچی، پاکستان

مولانا احمد رضا کے چھوٹے بھائی حسن رضا بھی صاحب دیوان شاعر ہیں۔
حسن رضا کا رنگ سخن بھی قریباً وہی ہے جو ان کے بڑے بھائی کا ہے۔
دونوں بھائیوں کی نعتوں میں جو چیز خاص طور پر متاثر کرتی ہے، وہ سادگی صفائی
بیان کے ساتھ ساتھ ان کے جذبات عشقیہ کی وہ شدت ہے جو سید عالم سے ان
کے والہانہ لگاؤ کا ثبوت ہر قدم پر مہیا کرتی ہے۔ (اردو کی نعتیہ شاعری، مطبوعہ
لاہور ۱۹۷۳ء)

پروفیسر ڈاکٹر نفیس سندیلوی

حاجی مولانا حسن رضا خان کو شعرو سخن کا طبعی اور فطری ذوق تھا۔ غیر
معمولی ذہانت اور زکاوت کے مالک تھے۔ مزاج میں شوخی اور شگفتگی اور
زندہ دلی تھی۔ حضرت داغ کے ارشد تلامذہ میں شمار تھا۔ نعتیہ کلام
میں ان کا دیوان ”ذوق نعت“ یادگار ہے۔ (ماہنامہ نعت لاہور، شمارہ جنوری
۱۹۹۰ء صفحہ ۳-۳۲)

اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی

آپ کے کلام کی بڑی خوبی مضمون آفرینی ہے۔۔۔۔۔ حسن رضا کی نعتوں میں ندرت خیال بھی ہے اور حقیقت آرائی بھی۔۔۔۔۔ حسن رضا ہر شعر میں موقع کی اہمیت اور نزاکت کے مطابق نہایت مناسب و موزوں الفاظ اور بر محل محاورات استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔۔ تشبیہات نہایت لطیف اور عام فہم ہیں۔۔۔۔۔ اس لئے ان کا کلام فصاحت اور بلاغت کا خزانہ بن گیا ہے۔۔۔۔۔ (نظیر لدھیانوی، شعر حسن، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء)

حضرت حسن رضا بریلوی کے اساتذہ ان کے معاصرین اور دیگر ممتاز شعراء و اسکالرز کی ان آراء سے یہ حقیقت واضح طور پر عیاں ہے کہ آپ کا شمار اساتذہ فن میں نمایاں ہے۔۔۔۔۔

حسن نعت و چنیں شیریں بیانی
تو خوش باشی کہہ کر دی وقت ماخوش

اقبال احمد اختر القادری، کراچی۔

ذیقعد ۱۴۱۲ھ

(۲ جون ۱۹۹۲ء)

ماخذ

- ۱۔ حسن رضا بریلوی، ذوق نعت، مطبوعہ کراچی
- ۲۔ شمس بریلوی، علامہ، ذوق نعت پر ناقدانہ نظر، مطبوعہ کراچی
- ۳۔ محمد مرید احمد چشتی، خیابان رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء
- ۴۔ محمد مرید احمد چشتی، جہان رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء
- ۵۔ نظیر لدھیانوی، شعر حسن، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
- ۶۔ حسن رضا بریلوی، شرفصاحت، مطبوعہ بریلی ۱۹۰۱ء
- ۷۔ لالہ سری رام، نغمانہ جاوید، مطبوعہ
- ۸۔ فرمان فتحپوری، پروفیسر ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
- ۹۔ ماہنامہ نعت لاہور، خصوصی شمارہ ”حسن رضا کی نعت“ شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء
- ۱۰۔ ماہنامہ فاران کراچی، شمارہ ستمبر ۱۹۷۳ء
- ۱۱۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، شمارہ دسمبر ۱۹۹۱ء
- ۱۲۔ سالنامہ معارف رضا، کراچی شمارہ ہشتم ۱۹۸۸ء

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

کیا شان شہنشاہِ کونین نے پائی ہے

ختم آپ کی ہستی پر ہر ایک بڑائی ہے

ہر ایک فضیلت کے ہیں منظرِ کامل وہ

کیا ذاتِ شہِ والا خالق نے بنائی ہے

کون اُن کے برابر ہو کون اُن کے مماثل ہو

ایسی تو کوئی ہستی آئے گی نہ آئی ہے

جنت کا تصور اب کیا آئے مرے دل میں

تصویر دینے کی آنکھوں میں سجائی ہے

آزادِ دو عالم ہے وہ کاظمیٰ مسکین!

آفتے دو عالم سے لو جس نے لگائی ہے



بلاغت

مختصر و در کتب کوفین صلی اللہ علیہ وسلم

بلاغت

کشف اللہ عنہ بحالہ

حسین بن علی

عبد الوہاب

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلام شیخ سعیدی

کتبہ گوہر علم

- ۱۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
- ۲۔ فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترکوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- ۳۔ خوش اخلاقی، حُسن معاملہ اور وعدہ وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔
- ۴۔ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
- ۵۔ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لیے کلام پاک کا بہتر ترجمہ کنز الایمان از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- ۶۔ دین مبین کی صحیح شناسائی کے لیے اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ۷۔ فاتحہ، عرس میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ۸۔ ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
- ۹۔ ہر شہر میں سستی لٹریچر فراہم کرنے کیلئے کتب خانہ قائم کیجئے۔ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- ۱۰۔ رضا اکیڈمی لاہور کی زکینت قبول کیجئے، زکینت فارم اکیڈمی کے دفتر سے طلب کیجئے۔

- ۱۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اذیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
- ۲۔ فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترکوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- ۳۔ خوش اخلاقی، حُسن معاملہ اور وعدہ وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔
- ۴۔ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
- ۵۔ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لیے کلام پاک کا بہتر ترجمہ کنز الایمان از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- ۶۔ دین مبین کی صحیح شناسائی کے لیے اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ۷۔ فاتحہ، عرس میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ۸۔ ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
- ۹۔ ہر شہر میں سستی لٹریچر فراہم کرنے کیلئے کتب خانہ قائم کیجئے۔ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- ۱۰۔ رضا اکیڈمی لاہور کی زکینت قبول کیجئے، زکینت فارم اکیڈمی کے دفتر سے طلب کیجئے۔